اسلامیات

(سیکنڈ ٹرم نوٹس)

کلاس ہشتم

ڈسٹرکٹ پبلک سکول اینڈ کالج قصور

Prepared By:

قاری محمد مسیح اللہ خاں

(ٹیچر اسلامیات بوائز ونگ)

(نظر ثانی)

حافظ عبدالرؤف H.O.D

ٹیچر اسلامیات بوائز ونگ

(ایم۔اے بی ایڈ)

اسلامیات

اخلاق و آداب

خشیت الٰہی

سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

سوال نمبر:۔1

خشیت الٰہی کے متعلق اسلامی تعلیمات بیان کریں؟

جواب:۔ خشیت الٰہی نکی کا سرچشمہ ہے۔ برائی سے اِس لئے بچنا کہ اس سے اللہ ناراض ہوتا ہے، خشیت الٰہی درحقیقت ایک ایسے خوف کا نام ہے جس میں محبت رعب اور احترام ملے جلے ہوتے ہیں۔ ہم اپنے والد اور استاد سے ڈرتے ہیں لیکن اِس ڈر میں محبت اور احترام بھی شامل ہوتے ہیں۔

اس سلسلے میں چند اسلامی تعلیمات درج کی جاتی ہیں۔

ارشاد بانی ہے:۔

''بے شک اللہ کے بندوں میں سے وہی اس سے ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔'' اِس سے ظاہر ہوا کہ خشیت الٰہی علم سے پیدا ہوتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر وہ تم سب جان لو جو مجھے معلوم ہے تو تمہارا ہنسنا بہت کم ہو جائے اور رونا زیادہ ہو جائے۔''

رسول اللہ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ اللہ کے نیک اور خُدا ترس بندے وہ ہیں جو روزے رکھتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں اور صدقہ اور خیرات کرتے ہیں۔ اِس کے باوجود اِس بات سے ڈرتے ہیں کہ کہیں ان کی عبادتیں رد نہ ہو جائیں۔

یہی لوگ تیزی سے نیکی کی طرف بڑھنے والے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس بندہ مومن کی آنکھیں خشیت الٰہی کے تحت مکھی کے سر جتنا آنسو بھی اِس کے رخساروں پر بہہ نکلے تو اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ کو اِس پر حرام کر دے گا۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب خشیت الٰہی سے کسی بندے کے رونگٹے کھڑے ہیں تو اُس وقت اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے کسی (خزاں رسیدہ) بوڑھے درخت سے اِس کے پتے جھڑتے ہیں۔

سوال نمبر:۔2

خالی جگہ پر کریں

1)	حیثیت الٰہی سے مُراد۔۔۔۔۔ ہے۔	اللہ کا ڈر
2)	آخرت کا ڈر انسان کی زندگی کو سنوارنے اور آخرت کی ۔۔۔۔۔ کا بڑا ذریعہ ہے۔	کامیابی
3)	حیثیت الٰہی ۔۔۔۔۔ کا سرچشمہ ہے۔	نیکی
4)	وہی مومن اللہ سے ڈرتے ہیں جو ۔۔۔۔۔ والے ہیں	علم
5)	جس مومن کی آنکھ سے ۔۔۔۔۔ جتنا آنسو بھی بہہ نکلے اِس پر دوزخ کی آگ حرام ہے۔	مکھی کے سر
6)	آپ ﷺ نے حیثیت الٰہی کو ۔۔۔۔۔ کی بنیاد قرار دیا ہے۔	دانائی

اَمر بالمعروف ونہی عَنِ المُنکَر

سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

سوال نمبر:۔1

امر بالمعروف ونہی عن المنکر سے کیا مراد ہے؟

جواب:۔ امر کے لفظی معنی ہیں کہ کسی کام کے کرنے کا حکم دینا اور نہی کے معنی ہیں کسی بات سے روکنا۔ معروف کے معنی ہیں جانا پہچانا آپ جانتے ہیں جو آپ کی فطرت سے موافقت رکھتا ہو۔ جس سے کوئی اجنبیت محسوس نہ ہو۔ شرعی اصطلاح میں اس کا مطلب ہے نیک کام جن کو انسان کی اپنی فطرت اور پورا انسانی معاشرہ اچھے کاموں کی حیثیت سے جاتا ہو۔ اِس کے برعکس منکر وہ ہے جو انسانی فطرت کے مطابق نہ ہو اور انسانی فطری طور پر اسے اچھا نہ سمجھے۔ عام الفاظ میں ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ امر بالمعروف سے مراد نیک کاموں کا حکم دینا اور نہی عن المنکر سے مراد برائی سے روکنا ہے۔

سوال نمبر:۔2

امر بالمعروف ونہی عن المنکر اُمت محمدیہ پر کیوں فرض قرار دیا گیا ہے۔؟

جواب:۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر اُمت مسلمہ پر فرض قرار دیا گیا ہے۔ اِس کی وجہ ہے کہ اب دنیا میں قیامت تک کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ محمد رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں اور ہم آخری اُمت ہیں۔ اب لوگوں ت ہدایت و رہنمائی اور اسلام کی تعلیمات پہنچانے کی ذمہ داری اُمت محمدیہ پر عائد ہوتی ہے۔

ارشادِ ربانی ہے۔

ترجمہ:۔ ’’(اے مومنو!) تم سب سے بہتر اُمت ہو۔ (تمہیں) لوگوں کے لئے برپا کیا گیا ہے۔ تم بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے روکتے ہو۔‘‘

سوال نمبر:۔3

اُمت مسلمہ کی فضیلت کی بنیاد کیا ہے؟ تفصیل بتائیں۔

جواب:۔ ہماری اُمت کی فضیلت امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے ساتھ مشروط ہے۔ اگر ہم یہ فریضہ سرانجام دینے میں کوتاہی کریں گے تو نہ صرف ہماری فضیلت ختم ہوجائے گی۔ بلکہ اللہ کے ہاں ہمیں جوابدہ ہونا پڑے گا۔

سوال نمبر:۔4

ایک مسلمان حکومت کا اولین فریضہ کیا ہے؟ وضاحت کریں

جواب:۔ اسلامی حکومت کا اولین فریضہ بھی یہی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ:۔

یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم زمین میں اقتدار عطا کریں تو وہ نماز قائم کریں زکوۃ کی ادائیگی کا اہتمام کریں اور نیکی کا حکم دیں اور بُرائی سے منع کریں۔

اس طرح ایک اسلامی حکومت پر لازم ہے کہ وہ جب تک برسر اقتدار رہے اپنے تمام وسائل کو استعمال کرتے ہوئے نیکی کو پھیلائے اور بے حیائی اور برائی کو مٹائے۔

اسلامی حکومت کے ذرائے ابلاغ کے لئے لازم ہے کہ وہ لوگوں کو نیکی کی طرف راغب کرنے اور ابدی و بے حیائی سے روکنے کے سلسلے میں کوئی کوتاہی نہ کریں۔

سوال نمبر:۔5

رسول اللہ ﷺ نے برائی سے روکنے کے بارے میں جو ہداہت فرمائی ہے اسے واضح کریں؟

جواب:۔ رسول پاک ﷺ نے ہدایت فرمائی کہ تم میں سے کوئی شخص اگر ظلم وزیادتی اور برائی کو طاقت کے ساتھ روک سکتا ہو تو زور بازو سے روک دے۔ اِس کی ہمت نہ ہو تو زبان سے روک دے۔لیکن اِس کا ایمان بے حد کمزور ہے تو اسے دل سے بُرا سمجھے۔اگر اتنا بھی نہ ہو تو پھر ایمان کا کون سا درجہ باقی رہ جاتا ہے۔

سوال نمبر:۔6

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی شرائط بیان کریں؟

جواب:۔ دین کے بارے میں کسی پر جبر کی اجازت نہیں۔آپ اِس بات کے تو پابند ہیں کہ لوگوں کو اسلام کی حقانیت اور کفر کی برائی پوری وضاحت اور دلائل سے سمجھا دیں۔لیکن اسے اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کر سکتے۔اسلام قبول کرنا ایک شخص کے اختیار اور آزادانہ مرضی انتخاب پر منحصر ہے اور آپ پر لازم ہے کہ یہ کام حکمت اور عمدہ نصیحت کے انداز میں سرانجام دیں۔وعظ ونصیحت اس انداز میں کی جائے کہ بات کو دبخو دمخاطب کے دل میں اُتر جائے۔ اور اِس کے ساتھ دل میں انسانیت کی بھلائی کا جذبہ ہونا چاہئے اِسی لئے اس کام کو نصیحت کہا گیا ہے جن کی معنی ہے خیر خواہی یا بھلائی چاہنا۔اس طرح اس بات کو بھی تاکید کی گئی ہے کہ جس چیز کی لوگوں کو دعوت دیں خود بھی اِس پر عمل کرتے ہوں۔

ارشادِ ربانی ہے۔

''کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو۔''

خالی جگہ پر کریں

1)	امر کے معنی ہیں کسی کام کے کرنے کا ـــــــــــ دینا۔	حکم
2)	نہی کے معنی ہیں کیس بات سے ـــــــــ دینا۔	روک
3)	معروف وہ ہے جس سے آپ ـــــــــ ہوں اور اس سے اجنبیت محسوس نہ کریں۔	مانوس
4)	منکر وہ ہے جو انسانی فطرت سے ـــــــــ نہ رکھتا ہو۔	مطابقت
5)	اُمت مسلمہ پر ـــــــــ فرض قرار دیا گیا ہے۔	امر بالمعروف نہی عن المنکر

درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں

1) تم سب سے بہتر:

بندے ہو	✓ اُمت ہو
انسان ہو	فرد ہو

2) دین کے بارے میں اجازت نہیں:

✓ جبر کی	عمل کی
تبلیغ	نصیحت کی

3) دل میں ہونا چاہیے انسانیت کی بھلائی کا:

✓ جذبہ	نعرہ
دعویٰ	خیال

4) نیکی کی طرف بلانے کے لئے قرآن نے لفظ استعمال کیا:

✓ ذکریٰ	صوم
صلوٰۃ	زکوۃ

5) نصیحت اِس طرح کی جائے کہ بات مخاطب کے اُتر جائے:

کان میں	✓ دل میں
دماغ میں	خیال میں

حقوق العباد

(یتیم، بیوہ، معذور، مسافر)

مشق:۔

سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

سوال نمبر:۔1

یتیموں کے بارے میں قرآنی احکام بیان کریں؟

جواب:۔ یتیم کو حقیر و بے سہارا سمجھ کر انہیں دھکے نہ دیے جائیں۔

(الماعون۔2) نہ ان کے احترام میں کوئی کمی کی جائے

(الفجر:17) یتیم پر قہر اور ستم نہ کیا جائے (الضحیٰ:9)

کسی رشتہ دار یتیم کو کھانا کھلانا بہت بڑی نیکی قرار دیا گیا (البدر۔15)

لیکن یتیم کو یہ کھانا اللہ کی رضا کے حصول کیلئے کھلایا جائے (الدھر۔8)

یتیموں کا مال اپنے مال میں شامل نہ کرو۔ بلکہ احتیاط اور ذمہ داری سے اِن کے حوالے کر دو۔ وگرنہ یہ بہت بڑا گناہ ہوگا۔ لیکن نہ سمجھی کی عمر میں یتیموں کے مال ان کے حوالے نہ کرو بلکہ اِن کی پرورش بھی کرو اور اِن کے مال بھی حفاظت سے رکھو۔ پھر جب وہ بڑے اور سمجھ دار ہو جائیں تو ان کے مال ان کے سپرد کر دو۔

یتیموں کے ساتھ انصاف کا معاملہ کریں۔

سوال نمبر:۔2

رسول اللہ ﷺ کی یتیموں کے بارے میں کیا تعلیمات ہیں؟

جواب:۔ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات:۔

میں اور کسی یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں دو ساتھ ساتھ والی انگلیوں کی طرح قریب ہوں گے۔

مسلمان کا سب سے اچھا گھر وہ ہے جس میں کسی یتیم کے ساتھ بھلائی کی جا رہی ہو اور سب سے بُرا گھر جس میں کسی یتیم کے ساتھ بدسلوکی کی جاتی ہو۔

جو کسی یتیم بچے کو گھر بلا کر لائے اور اس کو کھلائے پلائے تو اللہ تعالیٰ اُسے جنت کی نعمت عطا فرمائے گا۔

سوال نمبر:۔3

یتیموں کے بارے میں صحابہ کے طرز عمل کی مثالیں پیش کریں؟

جواب:۔ صحابہ کرام کا طرز عمل:۔

کسی یتیم کی پرورش کا سوال آتا تو اس کے کے لئے متعدد صحابہؓ پیش پیش کرتے۔

بدر کے یتیموں کے حق میں حضرت فاطمہؓ اپنے حصے سے دستبردار ہو گئیں۔

حضرت عائشہؓ یتیم بچیوں کی پرورش کا بڑا اہتمام کرتیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ اکثر کسی یتیم بچے کو ساتھ بٹھائے بغیر کھانا نہیں کھاتے تھے۔

حضرت ابوالدرؓ نے اپنا باغ ایک یتیم بچے کو ہبہ کر دیا۔

سوال نمبر:۔4

اسلام سے پہلے بیواؤں کے ساتھ کیسا سلوک روا رکھا جاتا ہے؟

جواب:۔ بیوہ کے ساتھ انسانی تاریخ میں جو ظلم روا رکھا گیا ہے وہ انتہائی دردناک ہے۔عرب میں یہ جانوروں کی طرح خاوند کے وارثوں کی غلامی میں چلی جاتی تھیں۔یہودیوں میں یہ مرحوم شوہر کے بھائی کی ملکیت قرار پاتی تھیں۔ہندو مذہب نے تو اس سے زندہ رہنے کا حق بھی چھیننے کی کوشش کی ہے۔یا تو وہ شوہر کی چتا کے ساتھ جل مرے اور ستی ہو جائے۔وگرنہ ساری عمر لعنت اور نحوست کی علامت بن کر سوگ میں گزار دے۔

سوال نمبر:۔5

اسلام نے بیواؤں کے حقوق کے سلسلے میں کیا ہدایت دیں؟

جواب:۔ اسلام نے بیواؤں کے حقوق تعین کیے۔ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

خاوند کی وراثت میں سے اسے باقاعدہ ایک مقرر حصے کا حق دار قرار دیا اور اگر مہر ابھی تک ادا نہ ہوا ہو تو خاوند کے مال میں سے اِس کی علیحدہ ادائیگی لازم قرار دی گئی۔

خاوند کی وفات کا دائمی سوگ ختم کر کے چار ماہ دس دن کی مدت مقرر کی۔

بیوہ کو اپنی دوسری شادی کی پوری آزادی دی گئی اور کسی کو اس پر اپنی مرضی مسلط کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔

بیوہ اور مسکین کے لیئے دوڑ دھوپ کرنے والے مجاہد فی سبیل اللہ دن بھر روزہ رکھنے اور رات بھر عبادت کرنے والے کے برابر قرار دیا۔

سوال نمبر:۔6

معذوروں کے حقوق بیان کریں۔ان کے متعلق ہمارا رویہ کیسا ہونا چاہیے؟

جواب:۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں معذوری کی بنا پر لوگوں کے حقارت آمیز القابات رکھنے سے منع فرمایا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بھولے بھٹکے کو یا کسی نابینا کو راستہ بتانا بھی صدقہ ہے۔ بیمار کی عیادت کو لازمی قرار دیا۔ جو شخص کسی بیماری کی وجہ سے معذور ہو گیا ہے اُس کے متعلقین پر لازم ہے کہ اس کی خدمت گزاری میں حاضر رہیں۔معذوروں سے کوئی ایسا کام نہ لیا جائے جو ان کے لئے تنگی کا باعث ہو۔ اِن کے ساتھ نرمی اور رعایت برتیں اور اِن کی تنگی اور پریشانی دور کرنے میں اِن کا ہاتھ بٹائیں اللہ تعالیٰ نے بیمار اور معذور کی خدمت کو خود اپنی خدمت قرار دیا ہے۔ اِس میں کوتاہی کرنے والے کو قیامت کے دن ذلت وندامت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں معذوری سے محفوظ رکھا ہے تو یہ اس کا فضل واحسان ہے۔

ہم پر بھی لازم ہے کہ اللہ کے اس فضل واحسان کا شکر ادا کریں اور اس اظہار تشکر کی ایک صورت یہ ہے کہ ہم معذور بھائیوں کی امداد اور خدمت کریں۔لیکن ان پر احسان نہ دھریں۔ نہ اُنہیں ان کی معذوری کا احساس ہونے دیں۔ بلکہ اِن کی اس طرح خدمت اور تربیت کریں کہ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھوں سے کریں۔

معذور کی خوداری اور عزت نفس کو مجروح نہ کریں۔ بلکہ اِس کے سامنے اِس کا ذکر بھی نہ کریں۔

سوال نمبر:۔7

مسافر کے حقوق بیان کریں؟

جواب:۔ مسافر انسان اپنے گھر سے دور ہوتا ہے اور وقتی طور پر آرام وآسائش سے محروم ہوتا ہے۔ اِس کی نگہداشت کی بڑی تاکید فرمائی گئی ہے۔حضرت ابراہیمؑ نے اپنے مسافر اور انجانے مہمان فرشتوں کے ساتھ جو سلوک کیا اس میں بھی ہمارے لئے رہنمائی کا سامان ہے۔

سوال نمبر:۔8

مسافر کی خدمت کے آداب بیان کریں؟

جواب:۔ مسافر انسان اپنے گھر سے دور ہوتا ہے اور وقتی طور پر آرام وآسائش سے محروم ہوتا ہے۔ اِس کی نگہداشت کی بڑی تاکید فرمائی گئی ہے۔حضرت ابراہیمؑ نے اپنے مسافر اور انجانے مہمان فرشتوں کے ساتھ جو سلوک کیا اس میں بھی ہمارے لئے رہنمائی کا سامان ہے۔

مسافر کی خدمت کے آداب:۔

بات چیت کا آغاز سلام سے ہونا چاہیے۔ یہ ایک دوسرے کے لئے سلامتی کی دُعا ہے اور اس کے بعد کھانے پینے کا انتظام فوری طور پر کرنا چاہئے۔مسافر کی خدمت کر کے خوشی محسوس ہونی چاہئے۔

اس کے آرام کا خیال رکھنا چاہئے ہر وقت اِس کے پاس نہ رہیں بلکہ اسے کچھ دیر کے لئے تنہا بھی چھوڑ دینا چاہئے۔

مسافروں کی عزت واحترام کا تحفظ بھی ضروری ہے۔جس طرح حضرت لوطؑ نے اپنے مہمانوں کے احترام کی ہر ممکن کوشش فرمائی تھی۔

قرآن کریم نے صدقات کے مصارف میں سے ایک مصرف ابن السبیل (راہ گیر یا مسافر) بھی قرار دیا ہے۔

سفر پر روانگی کے وقت مسافر کو تھوڑی دیر تک ساتھ چل کر دُعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔

سفر سے واپسی پر مسافر کا استقبال کرنا بھی اچھی بات ہے۔

خالی جگہ پر کریں

1) ہمیں چاہیے کہ یتیم کے مال و جائیداد کی ------ کریں۔

2) ناسمجھی کی عمر میں ------ کے مال اِن کے حوالے نہ کرو۔

3) مسافروں کے ------ کا انتظام فوری طور پر کرنا چاہیے۔

4) ابن السبیل کے معنی ------ ہیں۔

5) اسلام نے خاوند کی میراث میں سے بیوہ کا باقاعدہ ------ مقرر کیا ہے۔

درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں

1) حضرت عبداللہ بن عمرؓ اکثر ساتھ بٹھائے بغیر کھانا نہ کھاتے تھے؟

ہمسائے کو	✓ یتیم کو
دوست کو	بیٹے کو

2) قرآن نے معذوری کی بنا پر حقارت آمیز منع فرمائے ہیں؟

✓ القاب	کام
اعمال	نشانات

3) معذور انسان دراصل ہوتا ہے؟

✓ بے بس	طاقتور
چست	توانا

4) بات چیت کا آغاز ہونا چاہیے؟

✓ سلام سے	ہنسنے سے
غصے سے	دوڑنے سے

5) مسافروں کی عزت کا احترام ضروری ہے

✓ تحفظ	عدم تحفظ
اعلان	معاوضہ

تعلقات میں منافقت سے اجتناب

سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

سوال نمبر :۔1

معاشرتی زندگی میں منافقت کے کسی ایک پہلو پر تفصیل سے گفتگو کریں۔

جواب:۔ ایک تاجر اور دوکان دار خریداروں سے محبت جتاتا ہے۔کہتا ہے یہ رعایت صرف آپ کے لئے ہیں۔اس طرح انہیں چالبازی سے اعتماد میں لے کر ان سے دھوکہ کرنا اس کی آخرت برباد کرتا ہے اور اس کا کاروبار بھی متاثر ہوتا ہے۔بعض تاجر ملاوٹ کے ذریعے لوگوں کو ناقص اشیا فراہم کر کے اُن کی صحت برباد کرتے ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے متعلق فرمایا کہ ایسے لوگ مسلمانوں میں سے نہیں ہیں۔

سوال نمبر :۔2

منافقانہ طرزِ عمل کے پانچ نقصانات بیان کریں۔

جواب:۔ (۱) منافقت ظاہر کرتی ہے کہ ایک شخص کے دل میں انسانیت کے لیے کوئی خلوص نہیں بلکہ وہ ایک خود غرض انسان ہے اور اپنے مقاصد کے لیے منافقت کا سہارا لیتا ہے۔

(۲) منافقت ایک شخص کی کم علمی، نادانی اور جہالت کی بھی غمازی کرتی ہے۔ایسا شخص دوسروں کو بیوقوف سمجھتا ہے کہ وہ اُس کی منافقانہ چکنی چپڑی باتوں میں آجائے گے۔حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو عقل دی ہے۔منافقت کرنے والا سمجھتا ہے کہ اس نے دوسروں کو بیوقوف بنالیا۔جبکہ حقیقت میں وہ خود ہی بیوقوف بن رہا ہوتا ہے۔

(۳) سب سے پہلے کو منافقت کرنے والے کو ذاتی طور پر اس دُنیا میں بہت نقصانات پہنچتے ہیں۔اس پر کوئی اعتماد نہیں کرتا اور اس کی وجہ سے اس کے بہت سے کام رُک جاتے ہیں۔وہ اگر کاروباری شخص ہے تو اس کا کاروبار تباہ ہوجاتا ہے۔سیاستدان ہے تو مستقبل کی کامیابی ختم ہوجاتی ہے دوست رشتے دار اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں اور وہ معاشرے میں نفرت وحقارت کی علامت بن کر رہ جاتا ہے۔

(۴) افراد کی منافقت معاشرے کو بھی نقصان پہنچاتی ہے۔جس معاشرے کے لوگوں کا ظاہر و باطن ایک نہ ہو ان کا باہمی اعتماد ختم ہوجاتا ہے۔ایسا معاشرہ امن اور خوشحالی سے محروم ہوجاتا ہے۔

(۵) منافقت سے ملک وملت کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔قوموں کی برادری میں ذلت و رسوائی ہوتی ہے۔بیرونی تجارت کم ہوجاتی ہے۔قومی ترقی رک جاتی ہے۔صنعتیں تباہ ہوجاتی ہے۔بے روزگاری بڑھ جاتی ہے۔

سوال نمبر :۔3

آخرت میں منافقوں کا کیا انجام ہوگا؟

جواب:۔ منافقت کرنے والے کی آخرت بھی برباد ہے۔ارشاد ربانی ہے کہ منافقین جہنم کے سب سے نچلے گڑھے میں ہوں گے۔قرآن میں اس کے

لیے درک کا لفظ آیا ہے۔عربی میں اس کے معنی یہ ہیں کہ جب کوئی سیڑھی سے اُتر رہا ہو تو سیڑھی کا ہر نچلا پایا درک کہلاتا ہے۔یعنی یہ شخص انسانیت اور زندگی کی سیڑھی پر مسلسل ذلت وپستی کی ہی طرف سفر کرتا رہا ہے اور اپنی پستی کے اس سفر کی بنا پر آخرت میں جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں پہنچ گیا۔اللہ تعالیٰ ہمیں ذلت وپستی کی انتہا سے اپنی پناہ میں لے لے۔آمین

سوال نمبر:۔4

رشتے داروں اور سماجی کارکنوں سے حسن تعلق پر نوٹ لکھیں۔

جواب:۔ رشتے داراں سے اخلاص ومحبت:۔

آپس کے میل جول میں جن کے ساتھ ہمارا سب سے زیادہ واسطہ پڑتا ہے وہ ہمارے رشتے داروں اور دوست احباب ہیں۔ان میں سے تمام لوگوں کے ساتھ ہمارے تعلقات ایک جیسے نہیں ہوتے۔کسی کے ساتھ ہمارے تعلقات زیادہ گہرے ہوتے ہیں اور کسی کے ساتھ معمولی اور واجبی سے۔اب اس بات کی کیا ضرورت ہے کہ ہم ہر ایک پر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کریں کہ اس کے ساتھ ہمارے تعلقات بہت گہرے ہیں۔ہمارے پیارے رسول ﷺ نے فرمایا کہ جس کے ساتھ تمہیں واقعی محبت ہو اسے یہ بات بتادو۔اس کا مقصد یہ ہے کہ جھوٹی محبت جتا کر دھوکہ نہ دیا جائے۔کوئی شخص ضرورت کے وقت ہمیں دھوکہ دے جائے تو ہمیں کس قدر دکھ اور پریشانی ہوگی۔اسی طرح ہمیں بھی اپنے تعلقات میں صاف اور منافقت سے پاک رہنا چاہیے۔

سماجی کارکنوں سے حسن تعلق:۔

دنیا میں آج کل سماجی خدمت کا بھی کافی رواج ہے۔بہت سے خدا کے بندے خالص انسانی بھلائی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنے مصیبت زدہ اور ضرورت مند بھائیوں کی خدمت میں مصروف ہیں لیکن یہاں بھی منافقت نے راہ پالی ہے۔

بہت سے لوگ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ان کہ اندر ملک وملت کی خدمت کا جذبہ ہے۔لیکن اُن کے مقاصد کچھ اور ہوتے ہیں اُن سے انسانیت کو کوئی بھلائی حاصل نہیں ہوتی۔

پاکستان ہمارا وطن ہے اور ہم سب کو اس میں رہنا ہے۔اس کی عزت اور ترقی ہی میں ہماری فلاح وکامیابی ہے اور ہماری ترقی وکامیابی کا راز اسلام کے بتائے ہوئے دیانت اور راست بازی کے اصولوں میں ہے۔لیکن بعض لوگوں کا حال یہ ہے کہ وہ اپنے اہل وطن بھائیوں کو بھی دھوکہ دینے سے باز نہیں رہتے۔نمونہ کچھ دکھاتے ہیں چیز کچھ دیتے ہیں۔اس طرح جو مال باہر کے ملکوں کو بھیجا جاتا ہے بعض وہ بھی طے شدہ اور دکھائے گئے نمونے سے مختلف اور غیر معیاری ہوتا ہے۔اس سے دوسرے لوگوں کا اعتماد اُٹھ جاتا ہے۔ملکی برآمدات متاثر ہوتی ہیں۔ملک کی ترقی اور اس کے باشندوں کی خوشحالی پر برا اثر پڑتا ہے۔

تعلقات میں منافقت سے اجتناب

خالی جگہ پر کریں

1)	قومی زندگی کا سب سے بڑا روگ۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔	منافقت
2)	قوموں کی برادری میں منافقت اختیار کرنے والے۔۔۔۔۔۔۔ہو کر رہ جاتے ہیں۔	ذلیل ورسوا
3)	جس کے ساتھ تمہیں واقعی۔۔۔۔۔۔۔ہو اُسے یہ بات بتا دیا کرو۔	محبت
4)	دھوکہ دے کر ملاوٹ کرنے والا۔۔۔۔۔۔۔میں سے نہیں۔	ہم
5)	منافقت کرنے والا اللہ تعالیٰ۔۔۔۔۔۔کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتا ہے۔	اور اہل ایمان

درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں

1) منافقت کسی قوم کی زندگی کا بہت بڑا ہے۔

فخر	✓ روگ
اتحاد	نشان

2) کسی ملک کی باگ دوڑ ہوتی ہے اُس کے۔

✓ لیڈروں کے ہاتھ میں	ڈاکٹروں کے ہاتھ میں
مزدوروں کے ہاتھ میں	طالب علموں کے ہاتھ میں

3) دنیا میں آج کل کافی رواج ہے۔

عبادت کا	✓ سماجی خدمت کا
رشوت کا	تجارت کا

4) افراد کی منافقت معاشرے کو بھی پہنچاتی ہے۔

تکلیف	✓ نقصان
طاقت	اتحاد

حضرت فاطمہؓ

سوالات کے جامع جواب دیجئے۔

سوال نمبر:۔1

حضرت فاطمۃ الزھرا کی سیرت پر نوٹ قلم بند کریں۔

جواب:۔ حضرت فاطمہؓ نبی کریمﷺ کی سب سے محبوب صاحبزادی ہیں۔آپؓ کا لقب زھرا ہے۔آپؓ بعثتِ نبوی سے پانچ برس قبل پیدا ہوئیں۔آپؓ کی والدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رسول اللہﷺ پر ایمان لانے والی سب سے پہلی خاتون تھیں۔حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپﷺ نے فرمایا:۔

''جنتی خواتین میں سے افضل ترین خدیجہ، فاطمہ، مریم، آسیہ، ہیں''

ایک اور حدیث میں آپؓ کو

''سیدۃ النساء اھل الجنۃ'' فرمایا گیا ہے جس کے معنی ہیں ''تمام جنتی عورتوں کی سردار''

حضرت فاطمہؓ کم عمری سے ہی نہایت زیرک اور حق پرست تھیں۔مکی دور کا مشہور واقع ہے کہ ایک روز نبی اکرمؐ کعبہ کے قریب نماز ادا کرنے میں مصروف تھے کہ کفار نے آپﷺ کو ایذاء پہنچانے کا منصوبہ بنایا۔عقبہ بن معیط نامی سردار جو دیگر سردارانِ قریش کے ساتھ وہاں موجود تھا اور آپﷺ کو نماز ادا کرتے دیکھ رہا تھا، وہاں سے اُٹھا اور ایک اونٹ کی اوجھڑی اُٹھالایا۔اُونٹ کی وزنی اوجھڑی اس نے سجدے کی حالت میں آپﷺ کی پشت پر ڈال دی۔اس دوران کسی نے حضرت فاطمہؓ کو اس واقع کی خبر کردی۔ یہ سُن کر آپؓ خانہ کعبہ پہنچیں اور روتے ہوئے اپنے ہاتھوں سے اپنے والد کی پشت سے وہ اوجھڑی اُٹھائی اور قریش کے ان سرداران کے لئے بددعا فرمائی۔

سوال نمبر:۔2

حضرت فاطمہ کا طرز زندگی کیسا تھا؟

جواب:۔ حضرت فاطمہؓ نے نہایت سادہ اور پُر مشقت زندگی بسر فرمائی۔سیدہ النساءؓ گھر کے تمام کام خود سرانجام دیتی یہاں تک کہ چکی بھی خود پیستیں جس کی وجہ سے آپؓ کے ہاتھوں میں آبلے پڑ جاتے تھے۔گھریلو ذمہ داریوں میں مدد کے لئے آپؓ نے نبی اکرمﷺ کی خدمت حاضر ہو کر ایک بونڈی کا مطالبہ کیا۔آپ نے فرمایا:۔

''بیٹی میں تمہیں ایسی بات نہ بتادوں جو لونڈی اور غلام سے بہتر ہوں؟

آپؓ بولیں:۔

''میرے پیارے ابا جان! فرمایئے وہ کیا بات ہے؟

آپ نے انہیں نصیحت فرمائی کے جب رات کو آرام کرنے لگو تو 33 بار سبحان اللہ، 33 بار الحمداللہ اور 34 بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو کیونکہ یہ لونڈی

اورغلام سے بہتر ہیں۔حضرت فاطمہؓ نے اسرار کرنے کی بجائے انتہائی سعادت مندی سے فرمایا:۔

''میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی رضا پر راضی ہوں''

تسبیحات کے یہ کلمات ''تسبیحات فاطمہ'' کے نام سے معروف ہیں۔

سوال نمبر:۔3

آنحضورﷺ کا حضرت فاطمہؓ کے ساتھ قلبی تعلق بیان کرتے ہوئے حضرت فاطمہ کے فضائل بیان کیجئے۔

جواب:۔ رسول اللہﷺ کو حضرت فاطمہؓ سے حصوصی لگاؤ تھا۔وہ اپنے والدِ محترم کو دیکھتے ہی احترام کھڑی ہو جاتیں۔اسی طرح جب حضرت فاطمہؓ آپﷺ کے گھر تشریف لے جائیں تو آپﷺ بھی کھڑے ہوکر شفقت کا اظہار کرتے ہوئے ان کی پیشانی پر بوسہ دیتے۔

رسول اللہﷺ حضرت فاطمہؓ کو اپنی تمام اولاد سے بڑھ کر چاہتے تھے۔ایک موقع پر آپﷺ نے فرمایا:۔

''فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، جو چیز اسے اذیت دے اس سے مجھے اذیت ہوتی ہے اور جو بات اسے پریشان کرے وہ بات مجھے بھی پریشان کرتی ہے۔

آپﷺ کی علالت کے دوران حضرت فاطمہؓ آپﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔آپﷺ نے انہیں پاس بٹھا کر سرگوشی میں کچھ فرمایا جسے سن کر وہ رونے لگیں۔آپﷺ نے دوبارہ آہستہ آواز میں ان سے کچھ فرمایا جسے سن کر وہ مسکرانے لگیں۔آپﷺ کے وصال کے بعد حضرت عائشہؓ کے دریافت فرمانے پر حضرت فاطمہؓ نے بتایا کہ حضورﷺ نے فرمایا تھا اے فاطمہ! میرے وصال کا وقت قریب آگیا ہے اور میرے گھر والوں میں سے تم سب سے پہلے مجھ سے ملوگی اور میں تمہارے لئے کتنا بہترین پیش رو ہوں۔اِس پر میں رو پڑی تو آپﷺ نے فرمایا اے فاطمہ! کیا تم اِس بات پر راضی نہیں کہ تم تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار بنو؟ اِس بات پر میں ہنس پڑی۔

مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں؟

سوال نمبر:۔1

حضرت فاطمہؓ کی فضیلت کے بارے میں ایک حدیث لکھیں۔

جواب:۔ حضرت فاطمہؓ نبی کریمﷺ کی سب سے محبوب صاحبزادی ہیں۔آپؓ کا لقب زہرا ہے۔

سوال نمبر:۔2

لونڈی طلب کرنے پر حضرت فاطمہؓ کو نبی کریمﷺ نے کیا نصیحت فرمائی تھی؟

جواب:۔ آپﷺ نے انہیں نصیحت فرمائی کہ جب رات کو آرام کرنے لگو تو 33 بار سبحان اللہ، 33 بار الحمد اللہ اور 34 بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو کیونکہ یہ لونڈی یا غلام سے بہتر ہیں۔

سوال نمبر:۔3

رسول اللہ ﷺ نے اپنے وصال سے پہلے حضرت فاطمہؓ سے سرگوشی میں کیا گفتگو فرمائی تھی؟

جواب:۔ اے فاطمہ! میرے وصال کا وقت قریب آ گیا ہے اور میرے گھر والوں میں سے تم سب سے پہلے مجھ سے ملو گی اور میں تمہارے لیے کتنا بہترین پیش رو ہوں اِس بات پر میں رو پڑی تو آپ ﷺ نے فرمایا اے فاطمہ! کیا تم اِس بات پر راضی نہیں کہ تم تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار بنو؟ اس بات پر میں ہنس پڑی۔

سوال نمبر:۔4

حضرت فاطمہؓ کا لقب کیا تھا؟

جواب:۔ حضرت فاطمہؓ کا لقب ''زھرا'' تھا۔

سوال نمبر:۔5

تسبیحات فاطمہ سے کیا مراد ہے؟

جواب:۔ تسبیحات فاطمہ سے مراد یہ کلمات ہیں 33 بار سبحان اللہ 33 بار الحمداللہ، 34 بار اللہ اکبر

خالی جگہ پر کریں

1) حضرت فاطمہؓ آپ ﷺ کی ۔۔۔۔۔۔۔صاحبزادی ہیں۔ — محبوب

2) حضرت فاطمہؓ کا طرز زندگی۔۔۔۔۔۔۔تھا۔ — نہایت سادہ

3) دوران نماز آنحضور ﷺ پر اونٹ کی اوجھڑی۔۔۔۔۔۔۔نے رکھی۔ — عقبہ بن معیط

4) حضرت فاطمہؓ کے بے مثال بیٹو کا نام۔۔۔۔۔۔۔ہیں۔ — حسنؓ و حسینؓ

5) حضرت فاطمہؓ کا انتقال نبی اکرم ﷺ کے وصال کے۔۔۔۔۔۔۔ماہ بعد ہوا — چھے

مندرجہ ذیل جملوں میں سے صحیح کے سامنے ''✓'' کا اور غلط کے سامنے ''✗'' کا نشان لگائیں

1) حضرت فاطمہؓ نے انتہائی پر مشقت اور سادہ زندگی بسر کی — ✓

2) حضرت فاطمہؓ کو اللہ تعالیٰ نے بے مثال بیٹے عطا فرمائے — ✓

3) حضرت فاطمہؓ کا انتقال صبح کے وقت ہوا — ✗

دیے گئے جوابات میں سے صحیح کا انتخاب کریں۔

1) حضرت فاطمہؓ کی والدہ ہیں۔

حضرت سودہؓ	✓ حضرت خدیجہؓ
حضرت زینب	حضرت اُم سلمہؓ

2) تسبیحات فاطمہ میں سبحان اللہ کے کلمات پڑھے جاتے ہیں۔

30 مرتبہ	✓33 مرتبہ
31 مرتبہ	32 مرتبہ

3) حضرت فاطمہؓ کا انتقال ہوا۔

ماہ شوال	✓ ماہ رمضان
ماہ رجب	ماہ محرم

4) جنتی خواتین کی سردار ہیں۔

✓ حضرت فاطمہؓ	حضرت خدیجہؓ
حضرت مریمؑ	حضرت آسیہؑ

5) حضرت فاطمہؓ کو نبی ﷺ نے عطا فرمائی۔

لونڈی	دولت
زمین	✓ ذکر الٰہی کی ترغیب

حضرت سلمان فارسیؓ

سوالات کے جوابات دیں۔

سوال نمبر:۔1

حضرت سلمانؓ کا خاندانی پس منظر بیان کریں۔

جواب:۔ حضرت سلمان فارسیؓ نے مجبوریوں کے گھر آنکھ کھولی۔آتش پرستی میں خوب محنت اور غور وفکر کرتے رہے۔حتیٰ کہ خاص اس آتش کدے نگران اورانچارج مقرر ہوئے جس میں کبھی آگ نہ بجھتی تھی اور آگ کی پوجا ہوتی تھی۔ان کے والد کی بہت بڑی جاگیر تھی جس میں بے حساب اجناس کی پیداوار ہوتی تھی۔

سوال نمبر:۔2

حضرت سلمانؓ کی تلاش حق کی ابتداء کیسی ہوئی ؟ان کو کن حالات میں اپنے آبائی وطن کو خیر باد کہنا پڑا۔

جواب:۔ ایک مرتبہ ان کے والد کو کسی دوسرے گاؤں جانا پڑااور وہ زمینوں کی دیکھ بھال حضرت سلمانؓ کے سپرد کر گئے۔راستے میں عسائیوں کا ایک گرجا پڑتا تھا۔جہاں سے ان کی دعا وعبادت کی آوازیں آرہی تھیں۔سلمان فارسیؓ اند چلے گئے،دِن پھراُن کی عبادت دیکھتے اوراس پرغور کرتے رہے۔اس کا اپنی عبادت سے موازنہ کیا۔''بخدا یہ طریقہ تو ہمارے دین سے بہتر ہے۔''حضرت سلمانؓ رات کو گھر لوٹے تو والد بھی پہنچ گئے۔انہوں نے پوچھا تو سلمانؓ نے سارا واقع سنادیا۔والد نے کہا'' بیٹے اس دین میں کوئی بھلائی نہیں''۔تیرا دین اس سے بہتر ہے''۔

سلمان فارسیؓ نے کہا''نہیں ان کا دین ہمارے دین سے بہتر ہے۔باپ کو اندیشہ ہوا کہ کہیں بیٹا اپنے دین سے منحرف نہ ہو جائے۔اس نے سلمان فارسیؓ کو گھر میں قید کر دیا۔حضرت سلمان فارسیؓ کو عیسائیوں سے معلوم ہو چکا تھا کہ ان کا دینی مرکز ملک شام میں ہے۔انہوں نے عیسائیوں کو پیغام بھجوایا کہ اگر تمارے پاس شام جانے والا کوئی قافلہ آئے تو مجھے اطلاع کر دینا۔تھوڑے ہی دن میں شام جانے والا ایک قافلہ آگیا۔انہوں نے حضرت سلمان فارسیؓ کو خبر دی۔سلمان فارسیؓ چھپتے چھپاتے ان کے ساتھ شام جا پہنچے۔

سوال نمبر:۔3

شام میں پہنچنے کے بعد حضرت سلمان فارسیؓ پر کیا گزری؟

جواب:۔ شام جا کر پوچھا اس دین میں سب سے بڑا آدمی کون ہوتا ہے؟ جواب ملا کہ کلیسا کا نگران اعلیٰ اسقف یا بشپ ہوتا ہے۔حضرت سلمانؓ اس کے پاس گئے اور کہا کہ مجھے نصرانیت سے دلچسپی ہے۔میں چاہتا ہوں کہ آپ کے پاس رہ کر علم حاصل کروں اور آپ کے ساتھ دعا میں شمولیت کروں۔اُس نے اجازت دے دی حضرت سلمان فارسیؓ اس کی خدمت میں رہنے لگے۔لیکن انہیں جلد ہی معلوم ہو گیا کہ وہ ایک غلط کار شخص تھا۔لوگوں سے دین کے نام پر رقم بٹورتا تھا۔اس پادری کے مرنے کے بعد وہاں ایک نہایت پرہیز گر پادری مقرر کیا گیا۔جو دن رات عبادت میں مصروف رہتا تھا حضرت سلمان فارسیؓ ایک مدت تک اس کی خدمت میں رہے۔جب اس کی مدت کا وقت آپہنچا تو اس راہب نے حضرت سلمان فارسی کو موصل کے

ایک بزرگ کا پتہ دیا۔حضرت سلمان فارسیؓ اس کی خدمت میں پہنچ کر تعلیم وتربیت اور عبادت میں مصروف ہوگئے۔اس کی پر اس کے مشورے کے مطابق نصبین کے راہب کے پاس اور اس کے بعد عموریہ میں ایک عیسائی بزرگ کی خدمت میں رہے۔اس خدمت میں رہنے کے دوران حضرت سلمان فارسی نے گائیوں اور بکریوں کے ریوڑ بھی پالیے تھے۔

سوال نمبر:۔4

عموریہ کے راہب نے حضرت سلمان فارسیؓ کو سرکار مدینہ کی کیا نشانیاں بتائیں تھیں؟

جواب:۔ عموریہ کے راہب نے وفات سے پہلے بتایا کہ خدا کی قسم میرے علم میں زمین پر کوئی ایسا شخص نہیں جو ہدایت پر ہو۔لیکن اب وہ زمانہ قریب آگیا ہے جس میں ملک عرب سے دین ابراہیمؑ کا حامل ایک نبی نمودار ہونے والا ہے وہ اپنے شہر سے ایک ایسی آبادی کی طرف ہجرت کرکے آئے گا جس میں کوئی کھجوروں کے باغ ہوں گے جو دولاوے کی چٹانوں سے گھری ہوئی ہے۔اس کی کچھ نشانیاں ایسی ہیں جو چھپ نہیں سکتیں۔

وہ تحفہ وہدیہ تو قبول کرے گا لیکن صدقے کا مال نہیں کھائے گا۔اور اس کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی۔

سوال نمبر:۔5

حضرت سلمان فارسیؓ کس طرح پہنچے اور رسول اللہﷺ کی مدینہ تشریف آوری کا علم ہوا؟

جواب:۔ عموریہ کے راہب کی وفات کے آپؓ نے کچھ دن وہیں قیام کیا۔عرب کے قبیلہ کلب کے کچھ تاجروں کا ادھر سے گزر ہوا۔حضرت سلمان فارسیؓ نے ان سے کہا کہ اگر تم مجھے اپنے ساتھ عرب لے چلو تو اپنے یہ مویشی تمہیں دے دوں گا۔ جب یہ لوگ وادی القریٰ پہنچے تو انہوں نے غداری کی اور حضرت سلمان فارسیؓ کو ایک یہودی کے ہاتھ بیچ دیا۔کچھ دنوں بعد بنو قریظہ کا ایک شخص جو اس یہودی کا چچازاد بھائی تھا حضرت سلمان فارسیؓ کو خرید کر اپنے ساتھ یثرب لے گیا۔ایک دن حضرت سلمان فارسیؓ ایک کھجور کے درخت پر تھے اور مالک اس درخت کے نیچے بیٹھا تھا۔ایک رشتہ دار اس کے پاس ایا اور کہنے لگا۔''اللہ ستیاناش کرے ان اوس اور خزرج کا! یہ اس وقت اس آدمی کے پاس جمع ہورہے ہیں جس کا دعویٰ ہے کہ وہ نبوی ہے''۔اس طرح حضرت سلمان فارسیؓ کو رسولﷺ کی مدینہ تشریف آوری کا علم ہوا

سوال نمبر:۔6

حضرت سلمان فارسیؓ کی رسول اللہﷺ کی خدمت میں حاضری اور قبول اسلام کا واقع لکھیں۔

جواب:۔ جب حضرت سلمان فارسیؓ کو معلوم ہوگیا کہ رسول اکرمﷺ یثرب تشریف لا چکے ہیں تو آپؓ نے کچھ کھجوریں لیں اور آپﷺ کے پاس پہنچے اور بطور صدقہ وہ کھجوریں آپﷺ کی خدمت میں پیش کی۔آپﷺ نے خود نہ کھائیں بلکہ اپنے ساتھیوں کو کھلا دیں پھر کچھ عرصہ بعد حضرت سلمانؓ نے کچھ کھجوریں بطور تحفہ آپﷺ کی خدمت میں پیش کی تو ان میں سے آپﷺ نے خود بھی کھائیں اور اپنے ساتھیوں کو بھی کھلائیں۔

پھر ایک دِن موقع ملنے پر آپؓ نے آپﷺ کی مہر نبوت کو دیکھا اور تمام نشانیاں دیکھ کر حضرت سلمانؓ نے اسلام قبول کرلیا۔

خالی جگہ پر کریں

1)	حضرت سلمان فارسیؓ کی زندگی تلاش حق کا ایک مسلسل -------- ہے۔	لازوال
2)	حضرت سلمان فارسیؓ کے والد علاقے کے ایک ------- تھے۔	جاگیردار
3)	حضرت سلمانؓ اپنے آپ کو ------- کا فرزند کہتے تھے۔	اسلام
4)	حضرت سلمانؓ کے گھر والے مذہبی لحاظ سے ------- تھے۔	مجوسی
5)	جو لوگ ہمارے راستے کی تلاش میں نکل پڑتے ہیں ہم اپنی راہوں کی طرف ان کی ------- کر دیا کرتے ہیں۔	راہنمائی
6)	رسول اللہ نے پشت سے چادر ہٹائی تو حضرت سلمانؓ نے ------- دیکھ لی۔	مہر نبوت
7)	رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سلمان فارسیؓ ہمارے ------- کا فرد ہے۔	گھر